رشید احمد ایم۔اے

ماوردی کے سیاسی افکار

(۲)

قضا ماوردی نے امام اور وزیر کے بعد سب سے زیادہ زور بیان قضا پر صرف کیا ہے۔ قرآنی آیات کے ذریعے قضا کی اہمیت ظاہر کی ہے۔ ماوردی کہتا ہے کہ ہر کس وناکس کو اس اہم عہدے پر مقرر نہیں کر دینا چاہیئے بلکہ امام یا وزیر کو چاہیئے کہ تقرر سے پہلے امتحان لیں جیسا کہ حضرت عمرؓ کا دستور تھا۔ ماوردی قضا کے عہدے کو اس قدر مقدس سمجھتا ہے کہ کسی کو ایک بار اس عہدے پر فائز ہو جانے کے بعد نہ تو اس کو برخاست کرنا مناسب سمجھتا ہے اور نہ ہی خود اس کے مستعفی ہو جانے کو مستحسن خیال کرتا ہے۔

قاضی کے لئے ماوردی نے سات اوصاف ضروری قرار دئیے ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۱) مرد ہو عورتیں قاضی نہیں ہو سکتیں۔ احناف کے نزدیک عورتیں بھی عہدۂ قضا پر فائز ہو سکتی ہیں۔ چونکہ ماوردی شافعی مذہب کا نہ صرف پیرو ہے بلکہ اس کا مسلم الثبوت فقیہ بھی ہے اس لئے اس نے امام شافعی کے مسلک کے مطابق عورتوں کو قاضی بننے کے حق سے محروم قرار دیا ہے۔

(۲) ذہین وہوشیار ہو۔ بہت جلد معاملات کی تہ تک پہنچنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

(۳) آزاد ہو۔ کوئی غلام قاضی نہیں بنایا جا سکتا۔

(۴) ماوردی کے نزدیک قاضی کا مسلمان ہونا ضروری ہے۔ احناف اس سے اختلاف کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک غیر مسلم کا غیر تشریعی معاملات میں جج ہونا جائز ہے۔

(۵) دیانتدار اور متقی ہو اور اس کی ذات شکوک والزام سے بالاتر ہو۔

(۶) قاضی کا فقہ میں ماہر ہونا بھی ضروری ہے تاکہ تمام مقدمات کا قرآن وحدیث کی روشنی میں فیصلہ کر سکے۔

(۷) قاضی کی قوتِ سامع اور باصرہ میں کسی قسم کا نقص نہ ہو تاکہ سماعت مقدمات میں خلل واقع نہ ہو۔

ماوردی نے قاضی کے مندرجہ ذیل فرائض بتلائے ہیں:

(۱) فصل خصومات (۲) غاصب سے مستحق کو حق دلانا (۳) جنون، کم سنی وغیرہ کی وجہ سے جو شخص اپنی

جائداد کے بارے میں ممنوع التصرف ہو اس کی جائداد کو اپنی نگرانی میں لینا۔ (۴) اوقاف کی نگرانی۔ (۵) وصایا کا نفوذ (۶) بیواؤں کی شادی کی ہمت افزائی اور اس کا انتظام (۷) حدود شرعیہ کا جاری کرنا (۸) ماتحت عملہ پر کڑی نگرانی کرنا اور ان کے چال چلن کا خاص خیال رکھنا (۹) قوی اور ضعیف، شریف اور وضیع کے درمیان عدل و مساوات قائم رکھنا (۱۰) گواہوں اور امینوں کو منظور کرنا اور نائبوں کو مقرر کرنا۔

ماوردی نے اختیارات کے لحاظ سے قاضیوں کی دو قسمیں بتلائی ہیں ایک وہ قاضی جس کو لامحدود اختیارات حاصل ہوں اور دوسرے جس کے اختیارات و فرائض محدود ہوں۔

سرکاری محکمے

ماوردی سرکاری محکموں کو دیوان کے نام سے یاد کرتا ہے۔ اس نے اس لفظ کی وجہ تسمیہ کے متعلق جو کچھ لکھا ہے وہ دلچسپی سے خالی نہیں۔ ایک مرتبہ نوشیرواں عادل سرکاری دفتر کے معائنہ کے لئے گیا اس نے دیکھا کہ محاسبین اور محررین حسابات کو زور زور سے جوڑ رہے ہیں۔ نوشیرواں نے ان کی یہ حالت دیکھکر کہا کہ یہ لوگ "دیوانہ" ہیں۔ اس وقت سے یہ لفظ دیوان دفتر یا محکمے کے معنوں میں استعمال ہونے لگا۔ ماوردی نے ایک اور نظریہ پیش کیا ہے جس کی رو سے یہ دیو کی جمع ہے چونکہ کلرکوں اور محاسبوں کا کام بہت مشکل ہوتا ہے اس لئے وہ دیو کہلائے اور دفاتر دیوان کے نام سے موسوم ہوئے۔

ماوردی نے بغیر کسی تنقید کے اپنے زمانے کے رائج دونوں نظریات کو پیش کر دیا ہے۔

ماوردی کے نزدیک حکومت کے چار اہم محکمے ہیں (۱) دیوان الجند (محکمۂ دفاع) (۲) صوبائی سرحدات کا محکمہ (۳) عہدیداروں کی تقرری اور معزولی کا محکمہ (۴) محکمہ خزانہ۔

وہ محکمہ دفاع کے سپرد مردم شماری کا کام بھی کرتا ہے۔ کیونکہ اس محکمہ کی ذمہ داریوں میں سے ایک ذمہ داری یہ بھی ہے کہ وہ ان لوگوں کی فہرست مرتب کرے جو جنگ کرنے کے قابل ہوں۔ اور صوبائی محکموں کے فرائض میں ذمیوں کے ناموں کا اندراج بھی شامل ہے اور ان سے جزیہ کی وصول شدہ رقم کا حساب و کتاب بھی رکھنا اس محکمہ کا کام ہے۔ محکمۂ ملازمت کے کام مختلف ملازمتوں کی اہلیت اور شرائط طے کرنا اور ان کی تنخواہیں اور میعاد ملازمت مقرر کرنا ہے۔ محکمۂ خزانہ کے ذمہ تمام دفاتر اور نو مفتوحہ علاقوں کے لئے قاعدہ و قانون وضع کرنا ہے۔

اس طرح ماوردی کے ذہن میں ایک ہزار سال پہلے ہی آج کل کے مرکزی نظام کا صحیح خاکہ موجود تھا۔

آج بھی یہی چار محکمے جن کی تفصیل اوپر بیان ہوئی نہایت اہم محکمے سمجھے جاتے ہیں۔

سپہ سالاری

فوجی انتظامات کے متعلق ماوردی نے اپنی کتاب الاحکام السلطانیہ میں ایک مستقل باب صرف کیا ہے جس میں سپہ سالار کا فوجیوں کے ساتھ سلوک، جنگی قیدیوں کے ساتھ برتاؤ اور دشمنوں کے ساتھ رویہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اس نے سپہ سالار کے فرائض کی مفصل اور

جامع فہرست درج کی ہے۔ ماوردی نے سپہ سالار کے مندرجہ ذیل فرائض تلائے ہیں:

(۱) فوج کی حفاظت کرنا جس میں دشمن کے اچانک حملوں یا شبخون کے امکانات کا سدِّ باب کرنا اور دشمن کے گھات کی تمام جگہوں کا خاتمہ کر دینا شامل ہے۔

(۲) دشمنوں سے مقابلہ کرنے کے لئے مناسب جگہ کا انتخاب کرنا مثلاً میدانِ جنگ ہموار ہو اور جہاں پانی اور خوراک کی بہتات ہو اور جہاں تک ممکن ہو فوج کی حفاظت پہاڑ یا دریا کے ذریعہ کی جائے اور ایک محفوظ دستہ رکھا جائے۔ فوج کے بازوؤں کی حفاظت کے لئے ایک دستہ متعین ہو۔

(۳) فوجیوں کے کھانے کا معقول بندوبست کرنا اور جانوروں کے لئے چارہ گھاس کا انتظام کرنا۔

(۴) فوج کو جوش دلانا اور جنگ کے دوران بار بار اس دنیا کے فائدے اور عاقبت کے اجر کو یاد دلانا۔

(۵) فوجیوں کو تجارت یا زراعت میں مشغول نہ ہونے دینا۔

احتساب

اسلام نے ارتکابِ جرم سے قبل ہی احتیاطی تدابیر اختیار کرنے پر زور دیا ہے۔ اسی احتساب کا طریقہ اسلام میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔ رسولِ کریم صلعم خود بازاروں میں تشریف لے جایا کرتے تھے اور دوکانداروں کے مال کا معائنہ فرماتے تھے۔ احتساب کا کام عہدِ فاروقی میں محکمۂ پولیس کے سپرد تھا مہدی عباسی پہلا خلیفہ ہے جس نے ایک علٰحدہ محکمۂ احتساب قائم کیا۔

ماوردی نے محتسب کے اختیارات و فرائض نیز اس کی مختلف قسموں سے بحث کی ہے۔ اس کی رائے میں محتسب دو قسم کے ہونے چاہئیں۔ ایک وہ جو تنخواہ دار ہوں اور دوسرے جو رضاکار ہوں۔ ان کے فرائض میں سب سے اہم فرض یہ ہے کہ لوگوں کو نیک چلنی اور اچھائی کی تلقین کریں اور ان کو برائی سے روکیں۔ وہ بازاروں میں جائیں اور اشیاءِ خوردنی کا معائنہ کریں اور دیکھیں ان میں کسی چیز کی آمیزش تو نہیں کی گئی ہے۔ نیز ماپ تول کے پیمانوں کی جانچ کریں کہ وہ معیاری پیمانوں سے کم تو نہیں ہیں۔ ان کے علاوہ محتسب کو چاہئے کہ وہ دیکھے کہ

(۱) شارع عام پر کوئی شخص عمارت نہ تولائے یا کوئی ایسی چیز نہ رکھنے پائے جس سے آمد و رفت بند ہو جائے یا اس میں دقت ہو۔

(۲) غیروں کی زمین میں مردے نہ دفن کئے جائیں۔

(۳) ملازموں اور جانوروں کے ساتھ بے رحمانہ برتاؤ نہ کیا جائے۔

(۴) قرضدار قرضخواہ کی رقم واپس کرے۔

(۵) لوگ باجماعت نماز ادا کریں۔

(۶) ماہ رمضان میں کوئی شخص سر بازار کھانے پینے نہ پائے۔

(۷) مطلقہ یا بیوہ عورتیں شرعی عدتیں پوری کریں۔

(۸) غیر شادی شدہ عورتیں شادی کریں۔

(۹) عورتوں اور مردوں میں سرِعام میل جول نہ ہو۔

(۱۰) لوگ شارع عام پر نشہ کی حالت میں نہ گھومیں۔ اگر وہ ایسا کریں تو ان کو سزا دے۔

(۱۱) لوگ ورزشی کھیلوں میں دلچسپی لیں۔

محتسب کے اختیارات کے متعلق ماوردی کہتا ہے کہ محتسب صرف انھیں جرموں کی سزا دے سکتا ہے جو کھلے بندوں محتسب کی موجودگی میں کئے جائیں۔ اس کو یہ حق ہرگز حاصل نہیں کہ لوگوں کے نجی معاملات میں دخل دے یا ان کے عیوب کی ٹوہ میں رہے۔ محتسب صرف ایسے مقدمات کا فی الفور تصفیہ کر سکتا ہے جب کہ حقائق نہایت واضح ہوں لیکن ایسے معاملات جن میں شہادت یا حلف کی ضرورت پیش آئے تو وہ قاضی کے سامنے پیش کئے جائیں۔ ماوردی کی رائے میں محتسب کا مقام قاضی اور ناظر المظالم کے بین بین ہے اگرچہ اختیارات کے لحاظ سے وہ قاضی اور ناظر المظالم دونوں سے کمتر ہے۔

یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ ماوردی مسلمانوں میں پہلا سیاسی مفکر ہے جس نے سیاسیات کے اصول متعین کئے ہیں اور بڑی حد تک اسلامی احکامات اور جدید تقاضوں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔

تاریخِ جمہوریت

مصنفہ شاہد حسین رزاقی

قبائلی معاشروں اور یونانِ قدیم سے لے کر عہدِ انقلاب اور دورِ حاضرہ تک جمہوریت کی مکمل تاریخ جس میں جمہوریت کی نوعیت و ارتقاء، مطلق العنانی اور جمہوریت کی طویل کش مکش، مختلف زمانوں کے جمہوری نظامات اور اسلامی و مغربی جمہوری افکار کو بڑی خوبی سے واضح کیا گیا ہے۔ صفحات ۵۰۶۔ قیمت -/۸ روپے۔

ملنے کا پتہ

ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ۔ کلب روڈ۔ لاہور